INDINON DAILY / MUMBAI
www.indinon.co/indinonmumbai

ان دنوں

ڈیلی ممبئی

Published S imultaneously from Mumbai,Delhi,Lucknow,Patna,Bagaloru and Saharanpur

RNI.NO.57102/94 FRIDAY APRIL 07 2023 Price Rs.2/- 08 pages

جلدنمبر:۳۰ ☆ شمارہ نمبر ۹۳ ☆ جمعہ ۰۷/اپریل ☆۲۰۲۳ء ☆ ۱۵/رمضان المبارک ☆۱۴۴۴ھ ☆قیمت ۲/روپے☆صفحات:۸

ہندوستانی امور میں او آئی سی کی مداخلت پر سخت اعتراض

رام نومی کے موقع پر مذہبی جلوسوں کے دوران ملک کے مختلف حصوں میں مسلم برادری کو نشانہ بنانے کے متعدد پرتشدد واقعات پر ۵۷/رکنی بلاک اسلامی تعاون تنظیم کی جانب سے گہری تشویش کا اظہار کیا گیا تھا

ممبئی: اسلامی تعاون تنظیم نے، جو ہندوستان مخالف سرگرمیوں کے لیے بدنام ہے، ایک بار پھر بھارت کے اندرونی معاملات میں مداخلت کرنے کی کوشش کی ہے۔ اسلامی گروپ نے ایک بیان جاری کیا ہے جس میں او آئی سی کے جنرل سیکرٹری نے کہا ہے کہ ہندوستان میں رام نومی پر تشدد کو ہوا دی ہے۔ تشدد اور توڑ پھوڑ جس سے مسلم کمیونٹی کو نشانہ بنایا جا رہا ہے۔ وزارت خارجہ نے کہا ہے کہ بھارت کی جانب سے او آئی سی کے مشاہدے کی شدید مذمت کی جاتی ہے اور اسے بھارت مخالف ایجنڈا قرار دیا جاتا ہے۔ ہندوستان نے کہا ہے کہ ہم آج او آئی سی سیکرٹریٹ کی طرف سے بھارت کے حوالے سے جاری کردہ بیان کی شدید مذمت کرتے ہیں۔ یہ ان کی فرقہ وارانہ ذہنیت اور بھارت مخالف ایجنڈے کی ایک اور مثال ہے۔ او آئی سی صرف بھارت مخالف قوتوں کی طرف سے مسلسل جوڑ توڑ سے اپنی ساکھ کو نقصان پہنچاتی ہے۔ اس سے قبل اسلامی ممالک کے ۵۷/رکنی بلاک اسلامی تعاون تنظیم (او آئی سی) نے بھارت میں گزشتہ ہفتے رام نومی کے موقع پر ہندوؤں کے مذہبی جلوسوں کے دوران ملک کے مختلف حصوں میں مسلم برادری کو نشانہ بنانے کے متعدد پرتشدد واقعات پر گہری تشویش کا اظہار کیا۔ واضح رہے کہ رام نومی کے موقع پر جلوسوں کے دوران ملک کے متعدد شہروں میں سخت گیر ہندوؤں نے رمضان کے دوران مسلمانوں کی مساجد، مدارس اور دیگر اداروں کو نشانہ بنایا اور توڑ پھوڑ کی۔ ان حملوں کی وجہ سے مسلم کمیونٹی کے اداروں کو کافی نقصان پہنچا ہے، لیکن پولیس نے بڑی تعداد میں مسلمانوں کو ہی گرفتار کیا ہے۔ او آئی سی نے بھارتی حکومت سے ملک کی مسلم کمیونٹی کی سلامتی، ان کے تحفظ، حقوق اور وقار کو یقینی بنانے کے لیے کہا ہے۔

تاہم بھارت نے جواباً آئی سی کو ہی فرقہ وارانہ ذہنیت کا قرار دے دیا۔ **او آئی سی نے بھارت سے کیا کہا؟** او آئی سی کے جنرل سیکرٹریٹ کی جانب سے جاری کردہ بیان میں کہا گیا کہ ※※ بھارت کی متعدد ریاستوں میں رام نومی کے جلوسوں کے دوران مسلمانوں کو نشانہ بنانے والے تشدد اور توڑ پھوڑ کی کارروائیوں پر اسے گہری تشویش ہے، جس میں 31 مارچ کو بہار شریف میں انتہا پسند ہندوؤں ہجوم کی جانب سے ایک مدرسے اور اس کی لائبریری کو نذر آتش کرنا بھی شامل ہے۔ بتایا جاتا ہے کہ شرپسندوں نے سو سال سے زائد پرانے بہار شریف کے مدرسہ عزیزیہ کو بھی آگ لگا دی گئی جس سے وہاں رکھی چار ہزار سے زائد قدیم اور اسلامی کتابیں اور مخطوطات راکھ ہو گئے۔ تنظیم کا مزید کہنا تھا کہ اس طرح کے تشدد اور توڑ پھوڑ کی اشتعال انگیز کارروائیاں اس بات کا واضح مظہر ہیں کہ بھارت میں اسلاموفوبیا بڑھنے کے ساتھ ہی مسلم کمیونٹی کو منظم طریقے سے نشانہ بنایا جا رہا ہے۔ بیان میں او آئی سی کے جنرل سیکریٹریٹ نے بھارتی حکام سے مطالبہ کیا کہ وہ ایسی کارروائیوں کے لیے اکسانے والوں اور اس کے قصورواروں کے خلاف سخت کارروائی کرنے کے ساتھ ہی ملک میں مسلم کمیونٹی کے تحفظ، ان کی سلامتی نیز حقوق اور وقار کو یقینی بنائے۔ **بھارت کا ردعمل:** بھارتی وزارت خارجہ نے او آئی سی کے ان بیانات کی سختی سے مذمت کی ہے۔ نئی دہلی میں وزارت خارجہ کے ترجمان اریندم باغچی نے ایک بیان میں کہا یہ ان کی فرقہ وارانہ ذہنیت اور بھارت مخالف ایجنڈے کی ایک اور مثال ہے۔ او آئی سی بھارت مخالف قوتوں کی طرف سے مسلسل جوڑ توڑ سے اپنی ساکھ کو نقصان پہنچا رہی ہے۔ حالانکہ ۲۰۱۹ء میں جب اس کی وقت کی بھارتی وزیر خارجہ سشما سوراج کو او آئی سی نے اپنے اجلاس میں مہمان اعزازی کے طور پر مدعو کیا تھا تب بھارت نے اس کی کافی تعریف کی تھی۔ واضح رہے کہ گزشتہ ہفتے رام نومی کے موقع پر بھارت کی ریاست مغربی بنگال، بہار، گجرات اور مہاراشٹر سمیت کئی دیگر ریاستوں میں تشدد پھوٹ پڑا تھا۔ ایسے بیشتر واقعات سے متعلق فوٹیج میں دیکھا جا سکتا ہے کہ ہندوؤں کا ہجوم مساجد مدارس یا مسلم علاقوں کو نشانہ بنا رہے ہیں۔

جنت البقیع کے روضوں کی جلد از تعمیر کے مطالبے میں شدت، ۸/شوال سے دنیا بھر میں تاریخی احتجاج کا اعلان

ممبئی: زوم کے ذریعے جنت البقیع کے روضوں کی تعمیر نو کا مطالبہ کرنے کے لیے البقیع آرگنائزیشن کی جانب سے مولانا محبوب مہدی عابدی نجفی کی صدارت میں بین المسالک و بین الاقوامی تاریخی کانفرنس برگزار کی گئی جس میں نہایت دلکش نظامت مولانا علی عباس وفانے کی اور اپنے مخصوص مقناطیسی انداز سے کانفرنس کو اور پر رونق بنا دیا۔ البقیع آرگنائزیشن کے روح رواں، بزرگ عالم دین اور مفسر قرآن مولانا محبوب مہدی عابدی نے اپنی صدارتی تقریر میں پورے عالم انسانیت کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا کہ جنت البقیع کی تعمیر نو کا مطالبہ یہ صرف اہل تشیع یا اہل سنت والجماعت کا نہیں ہے بلکہ یہ انسانی ثقافتی وراثت سے مربوط ہے اس لیے ہمارا مطالبہ دنیا کے تمام انصاف پسند انسانوں سے ہے کہ وہ جنت البقیع کی تعمیر نو میں ان لوگوں کا پوری طاقت وقوت سے ساتھ دیں جو اس پاکیزہ مشن کے لیے تحریک چلا رہے ہیں۔ آپ نے فرمایا کہ ہم جنت البقیع کی بازسازی کا مطالبہ کر رہے ہیں یعنی بقیع میں جس جگہ روضے تھے اسی جگہ روضوں کی تعمیر نو کا مطالبہ ہے الگ سے کسی تعمیر کی ڈیمانڈ نہیں کی جا رہی ہے۔ عزت مآب عالی جناب مولانا عبید اللہ خان اعظمی اہل سنت والجماعت کے مشہور و معروف عالم دین جنہوں نے اٹھارہ سال بھارت کی راجیہ سبھا میں بہترین نمائندگی کی اور اس وقت اہلبیت علیہم السلام کے فضائل پورے کروفر سے بقدر وسع بیان فرما رہے ہیں آپ نے اپنی جاذب و جالب تقریر میں فرمایا کہ دنیا کی ہر قوم اپنی ثقافتی وراثت کو بچانے کے لیے جان و دل سے کوشش کرتی ہے لیکن یہ سعودی کی یہودی حکومت ہے جس نے جنت البقیع میں بلڈوزر چلا کر وہاں کے مقدس مزارات کو شہید کر دیا یہ بلڈوزر آل سعود نے اصل میں ہمارے سینوں پر چلائے ہیں جنت البقیع کے روضوں کے انہدام کے بعد حکومت ہند نے ایک ڈیلیگیشن گاندھی جی کی جانب سے سعودی عرب بھیجا تھا جس کی سربراہی مولانا محمد علی جوہر کر رہے تھے لیکن اس کا کوئی مثبت نتیجہ ظاہر نہ ہو سکا۔ لیکن مجھے یقین ہے کہ ایک دن بقیع میں تعمیر نو کا سلسلہ ضرور شروع ہوگا۔ اپنی شعلہ بیان خطابت سے لاکھوں عاشقانِ رسول و آل رسول کے دلوں میں راج کرنے والے مایہ ناز خطیب نگین بنگال حضرت علامہ شبیر علی وارثی نے اپنی پرمغز تقریر میں فرمایا کہ تمام مسلمانوں کو اپنے مسلکی اختلاف کو دور رکھ کر اس سلسلے میں آگے آنا چاہیے اور جنت البقیع کی تعمیر نو کے لیے یک زبان ہو کر آواز بلند کرنا چاہیے ہم جب اپنا مکان بناتے ہیں تو اس کے لیے پوری طاقت وقوت جھونک دیتے ہیں یہ تو خانوادہ عصمت وطہارت کے روضے ہیں۔ میں تمام مسلمانوں سے خاص کر درگاہوں کے تمام خدام سے جو سید بھی ہیں گزارش کر رہا ہوں کہ وہ اس مسئلے میں خط مقدم پر آ کر پرزور انداز میں صدائے احتجاج بلند کریں کیونکہ سعودی حکومت یہ سمجھتی ہے کہ جنت البقیع سے محبت صرف شیعوں کو ہے۔ میں مولانا عبید اللہ خاں اعظمی صاحب سے درخواست کرتا ہوں کہ وہ اس اس سلسلے میں آگے آئیں آپ ایک عالمی شخصیت کے مالک ہیں ہم لوگ آپ کے سپاہی بن کر اس سلسلے میں آپ کے ساتھ ہیں آپ کے پاس اتنی طاقت ہے کہ آپ لاکھوں لوگوں کو جمع کر سکتے ہیں۔ شہر کانپور سے ایک صوفی عالم دین، نائب سجادہ نشین اور متعدد خانقاہوں کے سرپرست و ذمہ دار اور ہزاروں تاریک دلوں کو مودت اہلبیت کی شمع سے روشن و منور کرنے والے مولانا معین الدین چشتی نے دل کی زبان سے بولتے ہوئے فرمایا کہ ہندوستان میں دو اہم خانقاہیں ہیں ایک اجمیر شریف اور دوسری بریلی شریف اگر یہ دونوں خانقاہیں متحد ہو کر جنت البقیع کی تعمیر کے لیے احتجاج کریں تو مسلمانوں کی ایک بڑی تعداد کو اس پرچم تلے جمع کر کے سعودی حکومت پر زبردست دباؤ ڈالا جا سکتا ہے۔ سجادہ نشین کا مطلب ہوتا ہے مصلے پر بیٹھنے والے اور جب بھی مصلے اور جانماز کا لفظ سامنے آئے گا تو اُمام سجاد علیہ السلام کا نام نامی ہی سامنے آئے گا اور یہ بات تمام سجادہ نشینوں کو جاننا چاہیے کہ بقیع میں جن روضوں کو منہدم کیا گیا ہے ان میں امام زین العابدین علیہ السلام کا روضہ بھی شامل ہے اردو زبان کے مشہور و معروف شاعر و مداح اہلبیت محافل و مقاصدے کی زینت، کامیاب ناظم اور اردو کے معتبر ادیب جناب حلیم زیدی نے نثر اور نظم دونوں میں اپنے پاکیزہ جذبات کو پیش کرتے ہوئے فرمایا کہ ہمیں یقین ہے کہ ان لوگوں کی دعا ضرور باب استجابت سے ٹکرائے گی جو جنت البقیع کی تعمیر نو کے لیے شب و روز دعا کر رہے ہیں۔ چوں کہ ابھی چند روز قبل محسنہ اسلام حضرت خدیجہ سلام اللہ علیہا کی وفات کی تاریخ گزری ہے اس لیے

ان کی عظیم خاتون کو خراج تحسین پیش کرتے ہوئے فرمایا۔ ہے کتنی بلندی پر ایمان خدیجہ کا# پڑھتا ہے قصیدہ خود قرآن قصیدہ کا # دی فاطمہ زہرا سی بیٹی جو پیمبر کو# اسلام کے اوپر ہے احسان خدیجہ کا۔ بھارت سرکار کے ایک بڑی کمپنی اور این جی سی کے سابق لیگل ایڈوائزر عالی جناب عزت مآب سید غلام مرتضیٰ رضوی نے (جو ایک اچھے محقق بھی ہیں اور بہترین اور یٹر بھی) اپنی نہایت عالمانہ اور محققانہ تقریر میں فرمایا کہ جنت البقیع یقیناً اسلامی وراثت ہے لیکن اس کے ساتھ ساتھ یہ ھیسٹوریکل ہیریٹیج بھی ہے یونیسکو کا کہنا ہے کہ ثقافتی وراثت کی حفاظت ہر حال میں ہونا چاہیے ثقافتی ورثہ ہمیں زندہ رکھتا ہے۔ سعودی حکومت والے اسلامی ہیریٹیج کے مخالف تو ہیں لیکن جن ثقافتی ورثوں اور آثار قدیمہ کا تعلق ان کے خاندان سے ہے وہ پوری طرح محفوظ ہیں میں ایک جملے میں اپنی تقریر کا نچوڑ یوں بیان کر سکتا ہوں کہ جنت البقیع کے روضوں کا انہدام ثقافتی قتل عام ہے۔ سب سے آخر میں حسب معمول شہر پونا سے مولانا اسلم رضوی نے عالم انسانیت و عالم اسلام کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا کہ آٹھ شوال کو آنے میں اب پچیس دن سے بھی کم بچے ہیں اس لیے ہر شخص سے میری مودبانہ گزارش ہے کہ پوری دنیا میں چاہے وہ شہر ہو یا دیہات، لوگوں کی تعداد کم ہو یا زیادہ سب مل کر پوری طاقت وقوت کے ساتھ اپنے اپنے ملک کے قانون کے دائرے میں رہتے ہوئے فلک شگاف نعروں کے ساتھ تاریخ ساز استقبال کریں تا کہ جب میدان محشر میں مدفونین بقیع کا سامنا ہو اور وہ سوال کر لیں کہ تم نے بقیع میں ہماری اجڑی ہوئی قبروں کے لیے کس طرح احتجاج کیا تھا تو ہمیں شرمندہ نہ ہونا پڑے۔ اس لیے آٹھ شوال کو جب احتجاجی مظاہرے ہوں تو وہی گھر میں رہے جو بیماری اور بڑھاپے کی وجہ سے سڑک پر نہ نکل سکتا ہو۔ مولانا اسلم رضوی کی کے دعائیہ کلمات پر یہ کانفرنس اختتامی مرحلے تک پہنچی۔ یہ انٹرنیشنل کانفرنس جو البقیع آرگنائزیشن کی جانب سے برگزار کی گئی تھی ایس این این چینل، امام عصر آفیشیل اورنگ آباد، یوٹی وی نیٹ ورک حیدر آباد، حیدر ٹی وی کینیڈا سے براہ راست نشر کی گئی۔

سابق وزیر اور ریاستی کانگریس کے ورکنگ صدر عارف (نسیم) خان نے سینٹ جوڈس ہائی اسکول ۹۰/رفٹ روڈ، ساکی ناکا، چاندیولی حلقہ میں ہر سال کی طرح اس سال بھی عظیم الشان روزا افطار پروگرام کا انعقاد کیا۔ اس موقع پر سابق وزیر اعلیٰ پرتھوی راج چوان، شیوسینا لیڈر ایم پی سنجے راوت، سابق مرکزی وزیر ملند دیورا، سابق ایم پی اور فلم اداکار راج ببر، مولانا محمود اشرف، سابق ایم پی عبید اللہ خان اعظمی۔ بھال چندر منگیکر، گجرات کے ایم ایل اے جگنیش میوانی، سابق وزیر سریش شیٹی، رمیش دوبے، چندر کانت ترپاٹھی، ایم ایل اے امین پٹیل، نیشنلسٹ کانگریس کے کاکا صاحب کھمبلکر، یونائیٹڈ ریپبلک پارٹی کے صدر تان سین ناوارے، سابق ڈپٹی میئر راجیش شرما، فلمی اداکار رضا مراد، جاوید خان، علی خان جعفری، شہزاد خان، جو ہو میں اسکون مندر کے رگھو یرداس مہاراج، صنعت کار وی آر شریف، صحافی برج موہن پانڈے، انوراگ ترپاٹھی کے علاوہ شریف خان، پربھاکر جاواکر، گنیش چوان، وزیر ملا، شہزاد خان، سنیل دوبے، منوج تیواری اور ہزاروں لوگوں نے شرکت کی۔

ممبئی میں ماہ رمضان میں پانی فراہمی کٹوتی پر سخت دشواری کا سامنا، مساجد میں شدید قلت

ممبئی: ممبئی میں ماہ رمضان میں پانی فراہمی میں ایک کے لیے پندرہ فیصد کی کٹوتی پر مسلمانوں کو سخت دشواری کا سامنا کرنا پڑا ہے اور خاص طور پر مساجد میں شدید قلت پیش آ رہی ہے، کیونکہ ماہ مقدس میں جیسا کے نمازیوں کی تعداد میں اضافہ ہو جاتا ہے اور نماز عصر تک پانی ختم ہونے کا اعلان جاری ہوتا ہے کہ مقتدی وضو گھر سے کر مسجد آئیں۔ میونسپل کارپوریشن نے ماہ رمضان کے بارے میں کوئی غور ہی نہیں کیا اور چمبور ذخیرہ آب تک تھانے سے آنے والی پائپ لائن میں ہوئے، لیکن کی مرمت کے لیے کٹوتی کا اعلان کیا تھا۔ واضح رہے کہ بی ایم سی پانی کی قلت کی شکایات کے درمیان، اعلان کیا ہے کہ شہر کے بعض علاقوں میں جغرافیائی حدود کو مدنظر رکھتے ہوئے، پہلے اعلان کردہ 15 فیصد سے زیادہ پانی کی کٹوتی کا سامنا کرنا پڑ سکتا ہے۔ اس کے پانی کی تقسیم کے نیٹ ورک کا خاتمہ۔ اور حقیقت یہ ہے کہ بھانڈوپ ٹریٹمنٹ پلانٹ کو متبادل چینلز کے ذریعے پانی فراہم کیا جا رہا ہے۔ بی ایم سی نے ممبئی والوں سے کہا ہے کہ وہ پانی کو کفایت شعاری سے استعمال کریں کیونکہ اس سرنگ کی مرمت کی جا رہی ہے جو پانی لے جاتی ہے۔ شرقی ممبئی میں بھانڈوپ کمپلیکس میں ٹریٹمنٹ پلانٹ۔ واقع ہے، تھانے میں بوروپل کی کھدائی کے دوران پانی کی سرنگ کو نقصان پہنچا۔ بی ایم سی نے مرمت کے لیے 13 کروڑ روپے خرچ کرنے کا تخمینہ لگایا ہے، جو اس نے کہا ہے کہ وہ اس بلڈر سے وصول کرے گی جس کے کارکنوں نے واگل اسٹیٹ میں ٹنل کو نقصان پہنچایا تھا۔ بھانڈوپ کمپلیکس کو فراہم کیے جانے والے پانی کا تقریباً 75 فیصد حصہ 15 کلومیٹر طویل سرنگ سے ہوتا ہے۔ 500,5 ملی میٹر قطر کی پانی کی سرنگ کو 31 مارچ سے لیکیج کو بند کرنے کا کام کرنے کے لیے بند کر دیا گیا تھا، اور 31 مارچ سے شہر بھر میں 30 دن کے لی ہیں ے پانی کی کٹوتی کا اعلان کیا گیا تھا۔ لیکن مزید قلت دور کرنے بجائے بی ایم سی نے مزید کٹوتی کی بات کہی ہے۔ شہریوں کا خیال ہے کہ سرنگ کی مرمت مئی میں تعطیلات کے دوران کرنا چاہیئے تھا۔ اس درمیان ماہ رمضان بھی گزر جاتا۔ بتا اجاتا ماہ رمضان کے سلسلہ میں حکام سے کوئی رابطہ نہیں کیا ہے۔

بھوپال میں مسلمانوں اور ہندوؤں نے مل جل کر منائی ہنومان جینتی

بھوپال: سیاست داں سیاسی مفاد کے حصول کے لئے ملک میں نفرت کی چاہے جتنی بھی دیوار کھڑی کر لیں لیکن محبت کے آبشار کے سامنے کسی کا وجود ٹکنے والا نہیں ہے۔ ہنومان جینتی کے موقعہ پر نوابوں کی نگری بھوپال میں مشترکہ تہذیب کا ایک الگ ہی رہنگ دیکھا گیا۔ روزہ داروں نے روزہ رکھ کر نہ صرف ہنومان بھکتوں کے لئے بھنڈارا تیار کیا بلکہ انہیں اپنے ہاتھوں سے کھانا بھی کھلایا۔ جس نے بھی اس منظر کو دیکھا۔۔۔۔۔ بس دیکھتا ہی رہ گیا۔ بھوپال جواہر چوک پر واقع ہنومان مندر کے ٹرسٹی و ممتاز اردو شاعر پنڈت وجے تیواری نے کہا کہ میں اک شاعر ہوں اور یہیں سے اپنی بات شروع کرتا ہوں کہ، جاتی واتی کی قید نہیں ہے ہنومان جی کے دوارے میں، ہندو مسلم سکھ عیسائی سب آنا بھنڈارے میں۔ تو میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ ہمارا بھوپال مشترکہ تہذیب کا گہوارہ ہے۔ بھائی عظیم بیگ بھی ہمارے ساتھ ہیں شاداب بھی ہمارے ساتھ ہیں، معین بھی ہمارے ساتھ کھڑے ہیں۔ ہر مذہب کا انسان ہمارے ساتھ ہے اور سبھی مل کر ایک دوسرے کے ساتھ کھڑے ہیں۔ مندر کی سجاوٹ اور اسے بھگوا رنگ میں رنگنے کا کام عظیم بیگ نے کیا ہے۔ اس کے علاوہ ہمارے جو دوسرے ساتھی ہیں وہ سبھی دل و جان سے لگے ہوئے ہیں۔ کوئی آٹا لا رہا ہے، کوئی پوڑی تل رہا ہے، کوئی بھکتوں کے لئے ہلوا تیار کر رہا ہے۔ سوجی کا ہلوا بن رہا ہے۔ شدھ دیشی گھی میں سب تیار کیا جا رہا ہے اور یہ ایک دو ہزار نہیں بلکہ پچاس ہزار لوگوں کے لئے بھنڈارا تیار کیا گیا ہے۔ اور ایک بات میں بتا دوں کہ لوگ مشترکہ تہذیب کی بات کرتے ہیں لیکن یہ شرف صرف ہمارے ہنومان جی کے بھنڈارے کو ہی حاصل ہے۔ جس میں مذہب کا رنگ پیچھے اور محبت و یکجہتی کا رنگ سب پر غالب نظر آتا ہے۔ ہم تو لوگوں سے یہی کہتے ہیں کہ، تم آپس میں نپٹ لینا تم ہمارے جو بھی جھگڑے ہیں، سیاسی لوگ تو بس آگ کو بھڑکانے جاتے ہیں۔ ملک کی ہم۔ جہت ترقی کے لئے سبھی کو مل کر کام کرنے اور ایک دوسرے کی خوشیوں کا خیال رکھنے کی بے حد ضرورت ہے۔ وہیں عظیم بیگ نے کہا کہ یہ بھنڈارا اس بات کا گواہ ہے کہ ابھی ہماری تہذیب زندہ ہے اور ابھی لوگ پڑوسیوں کے حقوق کو بھولے نہیں ہیں۔ میں مسلمان ہوں اور روزہ سے ہوں۔ میرا مذہب اسلام یہ کہتا ہے کہ اپنے پڑوسیوں کا خیال رکھو۔ ہمارے پڑوسی کے ایک پروگرام ہو رہا ہے اور ہم اس میں اپنے مذہب پر رہتے ہوئے اپنا روزہ اور نماز کا حق ادا کرتے ہوئے پڑوسی کا حق ادا کر رہے ہیں اور آج سے نہیں بلکہ پچھلے پینتس سالوں سے اس کام کو کر رہے ہیں۔ میرا پیغام محبت ہے جہاں تک پہنچے۔ بھنڈارے میں خدمت کرنے والے شاداب خان کہتے ہیں کہ بھنڈارے کی تیاری تین دنوں سے جاری ہے۔ ہم صبح سحری کر کے آئے اور اپنا کام کر کے چلے گئے۔ دوپہر میں نماز پڑھ کر آئے اپنا کام کیا۔ بھنڈارا تیار ہو گیا ہے۔ بھکتوں کو کھلانے کا سلسلہ جاری ہے اور رات دو بجے تک یہ سلسلہ چلتا رہے گا۔ ہم اپنی عبادت کرتے ہیں اور عبادت کے بعد پھر یہاں آ جاتے ہیں۔ اپنی عبادت کے ساتھ دوسرے کے دکھ درد میں شامل ہونا بھی عبادت ہے۔ اور ہم جس ملک میں رہتے ہیں یہاں کی پہچان ہی مشترکہ تہذیب ہے۔ مجھے اپنی مشترکہ تہذیب پر فخر ہے وہ اور لوگ ہوں گے جنہیں سیاسی مفاد ضروری ہوگا ہمارے لئے تو ہماری مشترکہ تہذیب اور ٹوٹے دلوں کو جوڑنا بھی کسی عبادت سے کم نہیں ہے۔ (بشکریہ: نیوز ۱۸)

گیان واپی مسجد کے احاطے میں وضو کی اجازت دیئے جانے کا امکان

وارانسی: گیان واپی مسجد احاطہ میں مسلمانوں کو وضو کرنا فی الحال ممنوع ہے، لیکن ایسا لگتا ہے کہ جلد ہی اس سلسلے میں اجازت مل سکتی ہے۔ دراصل وارانسی کے گیان واپی مسجد معاملے میں سپریم کورٹ نے 14 اپریل کو سماعت کرنے کا ارادہ ظاہر کیا ہے۔ عدالت نے کہا ہے کہ وہ مسلم فریق کو مسجد احاطہ میں وضو کی اجازت سے متعلق عرضی داخل کرنے کی اجازت دے گا۔ ایک میڈیا رپورٹ کے مطابق عدالت عظمیٰ سے مطالبہ کیا گیا ہے کہ گیان واپی مسجد کے جو علاقے بند ہیں انھیں رمضان کے موقع پر کھول دیا جائے۔ اس پر سپریم کورٹ نے کہا کہ عرضی داخل کرنے کے بعد 10 اپریل کو اس کا تذکرہ کریں، پھر 14 اپریل کو سماعت ہوگی۔ ایڈووکیٹ حذیفہ احمدی نے اس تعلق سے کہا کہ معاملے پر جلد سماعت ہونی چاہیے کیونکہ رمضان کا مہینہ چل رہا ہے اور وضو والے علاقے کو سیل کر دیا گیا ہے۔ امید ظاہر کی جا رہی ہے کہ اب جلد ہی اس سلسلے میں وہ عرضی داخل کریں گے۔ آج چیف جسٹس ڈی وائی چندر چوڑ نے کہا کہ سبھی عرضیاں 21 اپریل کو سماعت کے لیے آئیں گی، لیکن مسلم فریق 10 اپریل کو پھر سے معاملے کا ذکر کریں۔ پھر سپریم کورٹ اس معاملے پر 14 اپریل کو غور کرے گا۔ قابل ذکر ہے کہ سپریم کورٹ نے گزشتہ سال نومبر میں آئندہ حکم تک علاقہ کی سیکورٹی بڑھا دی تھی، کیونکہ ہندو فریق نے کہا تھا کہ وارانسی میں گیان واپی مسجد میں ایک شیولنگ پایا گیا تھا۔ اس دعویٰ کے بعد کورٹ نے پورے وضو خانہ کو ہی سیل کرنے کا حکم دیا تھا۔

ترکی میں مفلوج، غریب و یتیم بچوں کی دعوتِ افطار ہمیں ہر ممکن صورت میں ایسے افراد کی امداد کرنے کے لیے تیار رہنا چاہیے: رضا اکیڈمی

ممبئی: ترکی، ادیمن/ زلزلہ کی وجہ سے ترکی کے نامساعد حالات سے آپ سبھی آگاہ ہیں، آج سوا مہینے سے وہاں کے باشندگان کی زندگی اجیرن بنی ہوئی ہے۔ کھانے، پینے، اور مدد کی ہر صورت کو اپناتے ہوئے رضا اکیڈمی ممبی اور آل انڈیا سنی جمیعت العلماء نے تمام تر سہولیات کا انتظام کیا اور ابھی بھی وہاں کے لوگوں کے بیچ مدد کرنے کے لیے حاضر و موجود ہیں۔ بتا دیں کہ کل ترکی کے شہر ادیمن میں رضا اکیڈمی ممبی کی جانب سے غریب، یتیم مفلوج بچوں کے دعوتِ افطار کا انتظام کیا گیا۔ جس میں بچوں کے اندر تفریحی ذہن پیدا کرنے کے لیے اور اس شدید درد و کرب سے نکلنے کے لیے ثقافتی پروگرام کا انعقاد کیا گیا اور اختتام پروگرام میں بچوں کے بیچ کھیل کود کا سامان بھی تقسیم کیا گیا جس میں، بال، گیہ، ذہنی و جسمانی ورزش کے سامان قابل ذکر ہیں۔ رضا اکیڈمی ممبی کے سربراہ قائد ملت الحاج محمد سعید رضا نوری اور آل انڈیا سنی جمیعت علماء کے قومی صدر سید معین الدین اشرف الجیلانی نے اس بات کا خلاصہ کیا کہ آپ سبھی کے تعاون سے ہم مکمل طور سے ان کی مدد کر رہے ہیں، ہم اس کے لیے آپ سبھی لوگوں کے ممنون و مشکور ہیں اور ابھی اس تباہ شدہ خطے میں مزید کام کرنے کی ضرورت ہے جس کے لیے خطیر رقم کی ضرورت ہے۔ ہم سبھی برادران قوم سے گزارش کرتے ہیں کہ رمضان المبارک کے اس پاکیزہ مہینے میں زکوٰۃ صدقات و خیرات سے اپنے ترکی و شامی بھائیوں کا دل کھول کر تعاون کریں۔